بخت رات کے ڈھلتے لمحوں میں ان کی خوابگاہوں کے دروازے بھی ٹوٹیں گے اور ان کے بارے میں شیخ رشید احمد بتائیں گے کہ ''انہیں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس وقت وہ اسی ریجن کے ایک ملک میں زیرِ تفتیش ہیں؟ کیا سچ کیلئے انہیں بھی کسی ٹیکے کا انتظار ہے؟

پردے پڑے رہنے دیں

نوائے وقت کے مستقل کالم ''کنکریاں'' لکھنے والے جناب عباس اطہر اپنے کالم پردے پڑے رہنے دو کے عنوان سے ''جہاد افغانستان'' کے پس منظر کی نقاب کشائی کرتے ہوئے پھٹ پڑے۔ ادارہ

افغانستان کا جہاد کیا تھا؟ اور وہاں مجاہدین کو دہشت گرد کیسے بنایا گیا؟ دونوں کہانیوں پر پردے ہی پڑے رہیں تو فوجی قیادت، مبینہ طور پر خود مختار جمہوری حکمرانوں اور جماعت اسلامی تینوں کیلئے بہتر ہے۔ جماعت اسلامی کی ایک خاتون رکن کے گھر سے القاعدہ کے خالد شیخ کی گرفتاری کے بعد جماعت اسلامی اور حکومت میں کشیدگی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ ایک طرف وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی حکومت کے مخالف بعض عناصر کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خلاف بیان بازی ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہم سے زیادتی ہو رہی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے گھروں سے القاعدہ کے لوگ گرفتار ہوتے ہیں۔ کیا یہ سچائی نہیں ہے؟ دوسری طرف جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن پوچھتے ہیں کہ طالبان کس نے بنائے؟ افغانوں کو اسلحہ کس نے دیا؟ کون اسامہ بن لادن اور ملا عمر کی پرورش کرتا رہا؟ حقیقت معلوم کرنا ہے تو جنرل (ر) حمید گل، جنرل (ر) محمود، جنرل (ر) جاوید اشرف قاضی اور جنرل (ر) ضیاء الدین کو گرفتار کر کے پوچھ لیا جائے۔ نہ صرف حقیقت سامنے آجائے گی بلکہ ساری طالبان اور القاعدہ خود بخود پکڑی جائے گی۔ قاضی حسین احمد کے نزدیک اصل مسئلہ یہ ہے کہ ''ایک ذمہ دار ادارہ'' بیس پچیس سال سے ''ان سب لوگوں'' کو ویزے اور سہولتیں دے رہا تھا۔ ادارے نے راتوں رات اپنی پالیسی تبدیل کر لی۔ احتساب اس ادارے کا ہونا چاہئے۔

ایک اور سقوط بغداد

عراق کی تباہی میں سب سے بڑا مجرم خود صدام حسین ہے۔ جس نے چوبیس برس عراق میں نہ صرف آمریت کو پروان چڑھایا بلکہ شمال میں کردوں کو اور جنوب میں اہل تشیع کی لاکھوں ہلاکتوں کا باعث بنتا رہا۔

اس نے آٹھ سال تک امریکی سرپرستی میں ایران کے ساتھ تباہ کن جنگ لڑی، لیکن اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہوسکا۔ 1990ء کے اوائل میں صدام پھر امریکہ کے چکمے میں آ گیا اور ایک چھوٹی سی پڑوسی ریاست کویت پر قبضہ کرلیا۔ یہ قبضہ ہی پہلی خلیجی جنگ کا پیش خیمہ بن گیا اور امریکہ نے سعودی عرب کی سرزمین پر مشرق وسطیٰ کے عین قلب میں اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔ دس برس تک امریکی خطرہ صدام حسین کے سر پر منڈلاتا رہا لیکن اس نے اپنے پڑوسی برادر ممالک سے صلح وصفائی کی کوشش نہیں کی۔ نہ اپنے تجاوزات اور برادرکشی کی معافی مانگی۔ نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کے ایک مہابد معاش، دہشت گرد، توسیع پسند اور لٹیرے امریکی صدر نے اسلامی تہذیب کے ایک بڑے مرکز کو ہوائی بموں اور ٹینکوں سے روند ڈالا۔ اب شام کو حکومت کی تبدیلی کی وارننگ دی جا چکی ہے اور ایران کی سرحد پر دو لاکھ امریکی فوج رکھنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ گویا امریکہ کا فوجی ہیڈکوارٹر اب عراق بن گیا ہے۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' 11 اپریل 2003ء کے اداریہ سے اقتباس)

ڈاکٹر شاہ محمد علوی (قطر) کی پاکستان تشریف آوری

گزشتہ ماہ مرکزی جمعیت اہل حدیث دوحہ قطر کے امیر ڈاکٹر شاہ محمد علوی مختصر دورہ پر پاکستان تشریف لائے۔ اس دوران انہوں نے اپنے دو بیٹوں (خالد اور طارق صاحبان) کی شادی کی۔ ۲۳ مارچ کو دونوں بھائی رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ اللہ انہیں شادی مبارک کرے۔ ان کی شادی میں وزارت خزانہ دوحہ قطر کے سیکرٹری الشیخ ابراہیم الہتمی اپنے بیٹوں کے ہمراہ شرکت کی۔

جامعہ اسلامیہ سوڈھی جے والی (خوشاب) کا افتتاح

جناب ڈاکٹر شاہ محمد علوی حفظہ اللہ کی خصوصی توجہ اور ان کے بیٹے خالد شاہ محمد کی کوششوں سے سوڈھی جے والی میں جامعہ اسلامیہ کی خوبصورت عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ سرسبز پہاڑوں کے دامن میں جامعہ کی عمارت نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہمارے فاضل بھائی مولانا محمد زبیر آل محمد کی نگرانی میں پہلے تعلیمی سال کا آغاز کردیا گیا ہے۔ جس میں علاقہ کے لوگ بڑی تعداد میں داخلہ کیلئے رجوع کر رہے ہیں۔ تدریسی سٹاف میں حافظ حبیب اللہ عثمانی، شعبہ حفظ و ناظرہ کیلئے قاری محمد عرفان اور عصری علوم کیلئے ایک ٹیچر جو کہ پاکستان ائیرفورس سے ریٹائر ہیں، شامل ہیں۔